داڑھی مردوں کی زینت

دینی تعلیمات میں سے اہم ترین مسئلہ داڑھی کا مسئلہ ہے۔ داڑھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرد حضرات کو ایک بہترین اور زینت بخش تحفہ ہے بہترین جسے قبول کر کے مرد حضرات اس فانی دنیا میں عزت، وقار، رعب، روحانی وجسمانی غلبہ پا سکتے ہیں اور آخرت میں بھی اس مبارک سنت نبویؐ پر عمل کر کے اپنے رب کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ محترم شیخ علی بن عبدالخالق قرنی صاحب نے اپنے مفصل اور مدلل خطاب میں واضح کیا ہے کہ داڑھی کو ر... ن تعلیمات کی روشنی میں بہت بڑا مقام حاصل ہے۔ اس کی بہت اہمیت ہے۔ دین اسلام نے اس کو باقی رکھنے پر زور دیا ہے۔ جو لوگ اس سنت نبوی کو اپنے چہرون پر سجاتے نہیں وہ یقیناً بہت بڑی کامیابی سے محروم ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ان کا طریقہ اپنائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ مسلمان مردوں کو اس سنت نبوی سے محبت اور اس پر عمل کی توفیق دے تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا بھی پورا ہو جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے آپ کے ساتھ جنت میں رہنا نصیب ہو جائے۔ آمین

محترم قرنی صاحب کا یہ خطاب عربی زبان میں بعنوان **زینة الرجال** تھا۔ افادہ عوام کیلئے اس کا اردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اصلاح فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على نبينا محمد و آله وصحبه اجمعين وبعد:

بے شک داڑھی ایک ایسی جلیل القدر اور عظیم المرتبت نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عطا کی ہے، اس کے ذریعے مردوں اور عورتوں میں فرق کیا ہے مردوں کیلئے اسے زینت بنایا ہے کیونکہ اس کے ذریعے مردانگی اور رعب و وقار کا اظہار ہوتا ہے۔

داڑھی چہرے پر اگے ہوئے چند بالوں کا نام نہیں بلکہ یہ تو اسلام کی ایک ظاہری نشانی ہے جسے بڑھا کر اور اس کی عزت کر کے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب (الحج:۳۲)

"اللہ تعالیٰ کے شعائر (نشانیوں) کی جو عزت اور احترام کرے تو اس کے دل کی پرہیز گاری ہے"۔

داڑھی ہمارے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بڑھانے اور اصلی حالت پر چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ داڑھی کی عظمت کے شرعی دلائل ثابت ہیں اور اسے چھوڑنے کا حکم بھی موجود ہے۔ اس کے باوجود اس زمانہ میں بہت سے مسلمان اسلام کی اس عظیم نشانی کو حقیر جانتے ہیں اور اس کی توہین کرتے ہیں۔ اسے منڈھائے رکھتے ہیں، جو لوگ منڈھاتے نہیں انہوں نے بھی اسے کھیل بنا رکھا ہے۔ بعض تو ٹھوڑی پر چند بال رکھ لیتے ہیں، بعض صرف بالوں کی ہلکی سی لکیر چہرے پر چھوڑ لیتے ہیں اور کچھ لوگ داڑھی کو مونچھوں کے ساتھ ملا کر گول دائری شکل بنا لیتے ہیں۔ اس طرح کی کئی اور افسوس ناک اور مضحکہ خیز شکلیں نظر آتی ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی سمجھدار آدمی اپنی شکل اس طرح نہیں بگاڑتا۔ چہ جائیکہ مسلمان ایسی حرکت کرے جسے داڑھی کی عزت اور احترام اور اسے علی حالہ چھوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس دور میں بہت کم لوگ نظر آئیں گے جو صحیح اسلامی آداب کا لحاظ رکھتے ہوں اور اپنے چہروں کو داڑھی سے سجاتے ہوں اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے اسے اس حال پر رکھتے ہوں اور اپنے چہروں کو داڑھی سے سجاتے ہوں اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے اسے اس حال پر رکھتے ہوں۔ ان حالات میں ہم صرف "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" ہی پڑھ سکتے ہیں۔

بزرگانِ دین کے ہاں داڑھی کی قدر و قیمت

داڑھی علی حالہ چھوڑنے رکھنا انبیاء و رسل علیہم الصلاۃ والسلام کی سنت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین کا بھی یہی طریقہ رہا ہے۔ ان میں سے کسی کے متعلق بھی نہیں ملتا کہ وہ داڑھی منڈھاتے ہوں بلکہ اس کے برعکس وہ اس

کی تعظیم کرتے تھے اور اس کا احترام کرتے تھے۔

حضرت قیس ابن سعد رضی اللہ عنہ کے فطرتی طور پر داڑھی نہ تھی۔ اس کی قوم انصار کہا کرتی تھی قیس کیا خوب بہادر اور نڈر سردار ہے لیکن اس کی داڑھی نہیں۔ اللہ کی قسم اگر ہمیں داڑھی بھاری قیمت سے مل جائے تو بھی ضرور قیس کیلئے داڑھی خرید لیں۔

اسی طرح احنف بن قیس عقلمند اور بردبار آدمی تھا۔ اس کے بھی داڑھی نہ تھی۔ وہ بھی قوم کا سردار تھا۔ اس کی قوم کہتی تھی ہم چاہتے ہیں اگر بیس ہزار کی بھی داڑھی مل جائے تو ہم ضرور اپنے سردار کیلئے خرید لیں۔ قوم نے انہیں لنگڑا' لولا نہیں کہا اگر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو صرف اس لئے کہ اس کی داڑھی نہیں۔ یہ سب اس لئے کہ ان بزرگوں کے ہاں داڑھی ہی اصل خوبصورتی' مردانگی اور مسلمان شخصیت کی پہچان سمجھی جاتی تھی۔ ان کے نزدیک گردن جسم سے جدا ہو جانا تو آسان بات تھی لیکن داڑھی چہرے سے جدا کرنا برداشت نہ تھا۔

آج کا نوجوان مسلمان داڑھی خریدنے کی تمنا تو دور کی بات وہ تو چہرے سے داڑھی ختم کرنے کیلئے مال خرچ کر رہا ہے بلکہ بعض نوجوان چاہتے ہیں کہ داڑھی ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے خواہ اس پر ہزاروں روپے لگ جائیں ''ایسے عمل سے اللہ کی پناہ''۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذرا غور تو کرو! جب مرد اور عورت دونوں بالغ ہوتے ہیں' دونوں کے زیر ناف بال آتے ہیں اور پھر مرد کی پہچان عورت سے صرف داڑھی ہی کے ذریعے ہوتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر حاکم اور نگہبان بنایا اور عورت کو اس کے ہاتھ ایک زیردست اور قابل حفاظت بنا کر رکھا تو مرد کو ایک الگ چیز عطا فرمائی جس میں اس کا رعب' عزت' وقار اور شان کی بلندی تھی۔ مرد حاکم کو اس داڑھی کی ضرورت بھی تھی اور اس میں اس کی تکمیل بھی تھی۔ عورت کو اس داڑھی سے محروم رکھا گیا تاکہ اس سے کامل لذت اور استفادہ حاصل ہوتا رہا اور اس کے چہرے کی تر و تازگی اور حسن بحال رہے۔

داڑھی منڈھانے میں خوبصورتی نہیں

کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدمی کو مرد پیدا کرے اور اسے مردانگی اور داڑھی کے ذریعے عورت سے ممتاز کرے جس میں اس کا وقار' رعب اور اس کی خوبصورتی پنہاں ہے۔ پھر مرد اسے پسند نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا شدہ صورت کو تبدیل کرے اس کا خیال ہو کہ داڑھی منڈھانے سے خوبصورتی اور حسن بڑھتا ہے' گویا کہ مکمل حسن اور خوبصورتی داڑھی منڈھانے' چھوٹا کرانے' ہلکا کرانے یا اس سے کھیلتے رہنے میں ہے۔ اللہ کی قسم! مرد کی خوبصورتی' حسن' رعب' داڑھی کو اس طرح باقی رکھنے میں ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ مرد کیلئے کون سی چیز مناسب ہے لہٰذا اس کیلئے داڑھی پیدا کی۔

کسی عقلمند مسلمان کیلئے لائق نہیں کہ وہ اس چیز کو قبول نہ کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے پسند کیا' کیا وہ اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ جانتا ہے کہ اس کیلئے مناسب کیا ہے' اللہ تعالیٰ ارشاد گرامی فرماتے ہیں:

أنتم أعلم أم الله

(البقرہ ۱۴۰)

کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ؟ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے کہ مرد کو داڑھی کے بغیر نرم ملائم اور خوبصورت پیدا کریں تو اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز مانع نہ تھی۔ اسے داڑھی کے بغیر پیدا کر دیتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مرد کو داڑھی دے کر عورت سے ممتاز کیا ہے اور اسے عزت و شرف بخشا ہے۔ البتہ کچھ لوگ (اللہ تعالیٰ ہمیں اور انہیں بھی ہدایت دے) یہ شرف اور امتیاز نہیں چاہتے بلکہ اس سے ان کی لڑائی رہتی ہے۔ ایسے فعل سے ہم اللہ تعالیٰ کی عافیت و سلامتی چاہتے ہیں۔

مسلمان بھائی! اپنی داڑھی منڈھا رہا ہے' تجھے یہ کیسے گوارا ہے کہ اپنی اس داڑھی پر دست درازی کرے' جس میں تیرا وقار' حسن اور مردانگی ہے۔ اللہ کی قسم تجھے یہ کام بچتا ہی نہیں تو ایک عقلمند مسلمان ہو کر یہ کام کرے۔ میں تجھے رب تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں' ذرا بتا داڑھی منڈھانے کا تجھے کیا فائدہ ہے؟ کیا ایسا کر کے اجر و ثواب پا لے گا؟ کیا داڑھی منڈھا کر تجھے کوئی دنیاوی فائدہ ہوگا؟ اپنے آپ کو عذاب میں کیوں ڈال رکھا ہے حالانکہ تو اس سے بچ بھی سکتا ہے اور پھر تجھے ایسا کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں۔

اپنے آپ کو کیوں تھکا رہا ہے کیونکہ داڑھی منڈھانے میں تھکاوٹ اور خسارہ ہی خسارہ ہے اور پھر اس میں وقت بھی برباد ہوتا ہے۔ آخر یہ مصیبتیں کیوں مول لے رہا ہے؟ چہرے پر داڑھی چھوڑ دے جس طرح اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اپنے آپ کو تھکانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کا کتنا وزن ہے کہ تو اسے چہرے سے ہٹا کر سکون حاصل کر لے گا کیا تو اس کے بوجھ کے نیچے دب گیا ہے یا اس نے تیرے چہرے کو بدصورت بنا دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ داڑھی کی وجہ سے ایسی کوئی مشقت بھی تیرے سر پہ نہیں ہے۔

ہٹ دھرمی اور واضح مخالفت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب

''مشرک لوگوں کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کاٹو''۔ لیکن بعض لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ زبردست مخالفت کرتے ہیں اور زبانِ حال سے کہتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ میں ہم تیری بات نہ سنیں گے، نہ مانیں گے بلکہ حکم کو الٹا کر کے اس پر عمل کرتے ہیں۔ لہٰذا داڑھی منڈھاتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں۔

میرے مسلمان بھائی! آخر یہ ہٹ دھرمی کیوں؟ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مخالفت کیوں کر رہا ہے؟ کیا تجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی ضرورت نہیں؟ کیا تیرے لئے کوئی اور طریقہ ہے یا کوئی خاص سنت ہے جس کو اپنائے ہوئے ہے؟

بھائی جان! اللہ کی قسم تیرے لئے یہ شرف کی بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے پیروکاروں میں شامل ہو جائے جو اپنے اوپر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت لاگو کرتے ہیں۔

بھائی جان! یقین مانو مسئلہ صرف چند بالوں کا نہیں بلکہ مسئلہ ہے تابعداری اور فرمانبرداری کا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا، سوال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنے کا، اسے ہی عزیز رکھنے کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر عمل کرنے کا۔

داڑھی منڈھانے کے حرام ہونے کے دلائل

شیطان کی بات نقل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ولا مرنهم فليغيرن خلق الله (النساء ۱۱۹)

''اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت بگاڑ دیں''۔ داڑھی مونڈھنا، اسے چھوٹا کرے یا کاٹ کر درست کرنے سے اللہ کی پیدا کی ہوئی داڑھی کی شکل ہی بگڑ جاتی ہے اور صورت میں تبدیلی آجاتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من مثل بالشعر فليس له عند الله خلاق

''جس شخص نے داڑھی کے بالوں کا مثلہ کیا (اس کی شکل بگاڑی) اللہ کے ہاں اسے کچھ نہیں ملے گا''۔ اہل لغت مثل بالشعر کے معنی ہیں (۱) رخساروں سے داڑھی کو مونڈنا (۲) بال اکھیڑنا (۳) داڑھی کو سیاہ کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی مونڈھنے کو حرام قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

خالفو المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب (متفق علیہ)

''مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کاٹو''۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

جزوا الشوارب وارخوا اللحی (مسلم)

''مونچھیں اچھی طرح مونڈھو اور داڑھی چھوڑ دو'' اور یہ بھی فرمایا:

من لم یاخذ من شاربه فلیس منا

''جو شخص مونچھیں نہیں کاٹتا وہ ہم سے نہیں ہے''۔ اور یاد رکھو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنا واجب ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''داڑھی مونڈھنا حرام ہے''۔ امام قرطبی فرماتے ہیں: ''داڑھی منڈھوانا، کاٹنا اور اکھیڑنا سب ناجائز ہے''۔ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''داڑھی کو پوری طرح سنبھال کر رکھنا چاہئے اور اس کو علی حالہ چھوڑے رکھنا ضروری ہے کوئی اور شکل جائز نہیں''۔ داڑھی منڈوانا کوئی صغیرہ گناہ نہیں جیسے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے بلکہ بعض حالات میں داڑھی منڈھوانا باقی دوسرے گناہوں کے مقابلہ میں کبیرہ گناہ بن جاتا ہے کیونکہ داڑھی منڈھوانے والے کو معاف نہیں کیا جاتا اور (توبہ کے بغیر) اس کا یہ گناہ معاف نہ ہو گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کل امتی معافی الا المجاهرين

''میری امت کے تمام لوگوں کو معافی مل سکتی ہے، البتہ ان لوگوں کو معاف نہ کیا جائے گا جو سرعام گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ہاں! یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ داڑھی اور داڑھی والے کو مذاق کرنے والے کا ایمان خطرہ میں ہے۔ کہیں وہ کافر یا مرتد نہ ہو جائے (اللہ بچائے) کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کار کا مذاق اڑھانا اور آپ کی شریعت کو ناپسند جاننا ایسا عمل ہے جو انسان کو اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ داڑھی منڈھوانا بھی ایسا ہی عمل ہے کیونکہ داڑھی منڈھوانے میں داڑھی سے ناپسندیدگی کا اظہار اور اس سے چھٹکارا پانے کی طرف واضح طور پر اشارہ موجود ہے۔ داڑھی کی

ناپسندیدگی اعمال کے برباد ہونے کا سبب بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ذلک بانھم کرھوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالھم

''یہ اس لئے کہ وہ اللہ کے نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے اعمال ضائع کر دیئے'' (محمد ۹) ہر مسلمان شخص کو ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں اس کے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور وہ اسلام سے خارج ہو نہ جائے اور اسے علم بھی نہ ہو۔

پیارے بھائی! داڑھی منڈھوا کر جو زیادتی کر چکا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور اس فعل سے توبہ کر اور اب داڑھی پوری طرح چھوڑ دے۔ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کر۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اس کا تجھے حکم دیا ہے۔ داڑھی منڈھوا کر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور اس کے عذاب کا مستحق نہ بنا۔

بھائی صاحب! جس طرح تو نماز پڑھ کر روزہ رکھ کر اور اس طرح کے دوسرے فرضی کام سرانجام دے کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر رہا ہے تجھے کونسی چیز روکتی ہے کہ اس مسئلہ میں بھی تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے، جس رب تعالیٰ نے تجھے نماز، روزہ کا حکم دیا ہے اسی نے داڑھی رکھنے کا بھی حکم دیا ہے تو پھر اس کی ایک بات مان کر دوسری کا انکار کیوں کر رہا ہے؟ اللہ کی عظمت کا تصور کہاں ہے؟ سچا ایمان کہاں ہے؟ رحمان کی بات قبول کرنے کا اظہار کہاں ہے؟ اس کی بات تسلیم کرنے کا جذبہ کہاں ہے۔ شریعت کے احکام کو کھیل تماشا کیوں بنا رکھا ہے؟ انہیں کیوں ہلکا سمجھا جا رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ اہل کتاب میں سے بھی ایسی حرکت کرنے والوں کی مذمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

افتؤمنون ببعض الکتب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیوة الدنیا ویوم القیامة یردون الی اشد العذاب (البقرہ ۸۵)

''کیا بعض احکام پر تم ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو بھی ایسا کرے اس کی سزا اس کے سوا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذاب کی مار''۔

محترم بھائی! تو اپنے آپ کو اس مذمت کا مستحق نہ بنا اور یہود و نصاریٰ کی مشابہت نہ اختیار کر، اللہ تعالیٰ کے ہر چھوٹے بڑے حکم کے مطابق لازماً عمل کر اس کے نتیجہ میں تو دنیا و آخرت میں سرخرو ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے اور آپ کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق دے جو اسے پسند اور محبوب ہیں اور ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو اس کی باتیں سنتے ہیں اور ان پر اچھی طرح عمل کرتے ہیں۔ **والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ**

حجام کے نام ضروری پیغام

جب مذکورہ دلائل سے واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ داڑھی مونڈھنا حرام ہے تو داڑھی مونڈھنے پر اجرت لینا بھی حرام ہوا کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ جب ایک چیز کو حرام کر دیں تو اس کی قیمت لینا بھی حرام ہو جاتا ہے۔ حجام بھائی! ''اللہ تعالیٰ تیرے کاروبار میں برکت کرے'' تجھے پوری کوشش کرنی چاہئے کہ تیری دکان میں مسلمان کی داڑھی نہ مونڈھی جائے اور تیری دکان ایسی جگہ نہ بن جائے جس میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مٹایا جا رہا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی چاہت نہیں رکھتے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من رغب عن سنتی فلیس منی

''جو شخص بھی میری سنت کو نہ چاہے گا وہ مجھ سے نہیں'' یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ تیری دکان ایسی جگہ ثابت نہ ہو جہاں اسلام کا ایک کڑا توڑا جائے اور دین کا ایک واجب اور فرض ختم کیا جائے۔ داڑھی مونڈھنے سے گناہ ظلم اور زیادتی پر تعاون ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ظلم و زیادتی پر تعاون سے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدة ۲)

''نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو''۔ اس کام سے جو مال کمایا جائے گا وہ مال حرام ہوگا جس میں کوئی خیر نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کل جسد نبت من السحت فالنار اولی بھا

''جس جسم کی پرورش حرام مال سے ہو وہ آگ میں جانے کے قابل ہے''۔

پیارے بھائی! اللہ تعالیٰ پر تیرا ایمان پختہ ہونا چاہئے اور اسی پر مکمل بھروسہ ہونا چاہئے۔ اپنی دکان میں کسی کو داڑھی مونڈھنے کی اجازت نہ دے تجھے یقین ہونا چاہئے کہ ایسا کرنے سے

کاروبار میں نفع کم نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب (الطلاق۲)

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتے ہیں جس کا اسے گمان بھی نہ ہو''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من ترک شیئا للہ عوضہ اللہ خیرا منہ

جو شخص اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے کوئی چیز چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے اس چیز سے بہتر عطا فرماتے ہیں۔''

تجھے اللہ تعالیٰ پر پورا اعتماد ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کے وعدہ کی خلاف ورزی کبھی نہیں کرتے جو سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر لیتا ہے۔ لہٰذا انسان کو صبر کرنا چاہئے جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ تھوڑا حلال مال زیادہ حرام مال سے بہتر ہوتا ہے اور اس کی برکت اور اس کا نفع بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قل لا یستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث (المائدۃ۱۰۰)

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں گو آپ کو ناپاک کی کثرت بھلی لگے''۔ اگر بالفرض ایسا کرنے سے نفع کچھ ماند پڑ جائے تو یہ اس بات کا سبب نہیں بن سکتا ہے کہ وہ زیادہ نفع کے لالچ میں حرام کا ارتکاب کرنے کیلئے مجبور ہے۔ بلکہ اسے صبر کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی اس عطا پر راضی رہنا چاہئے' اسی پر گزارہ کرنا چاہئے اور اس پر راضی ہونا چاہئے کیونکہ یہ حالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہوتا ہے۔ تاکہ وہ اسے آزمائے اور دیکھ لے کہ اس کا ایمان اور بھروسہ اللہ پر کتنا قوی ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے دیتے ہیں اور اس کے تھوڑے مال میں ہی برکت ڈال دیتے ہیں یا اس کے لئے رزق کے دوسرے دروازے بھی کھول دیتے ہیں۔ جن کا اس کے دل میں کبھی خیال بھی نہ آیا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتے ہیں۔ یہ اس کے توکل اور حرام کیلئے ارتکاب نہ کرنے کا اس کو پھل ملتا ہے۔

بھائی صاحب! ان چیزوں کو اچھی طرح نوٹ کر لے کہ تو بہت صبر سے کام لے اور حلال مال پر ہی گزارہ کرے اسی پر راضی رہے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو اور اس بات سے بچتا رہ کہ مال کی فروخت تجھے تیرا رب' دین اور آخرت کا انجام بھلا دے یہ حرام مال تو بہت جلدی ختم ہو جائے گا۔ لیکن اس کا عذاب عرصہ دراز تک رہے گا۔

سب لوگوں کو اللہ تعالیٰ ایسے اعمال کی توفیق دے جو اسے محبوب ہیں اور اس کے پسندیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے۔ اللہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور آپ کے تمام صحابہ کرام پر رحمت فرمائیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر ہے جس نے مجھ جیسے ناتواں کو اس عمدہ تحریر کے ترجمہ کی ہمت بخشی۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بقیہ: زبان کی حفاظت

النار فما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا (بخاری و مسلم)

لازم پکڑو سچ کو پس سچ رہنمائی کرتا ہے نیکی کی طرف اور نیکی راہنمائی کرتی ہے جنت کی طرف پس ہمیشہ آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی تلاش میں رہتا ہے۔ یہانتک کہ اللہ کے ہاں وہ سچوں میں لکھا جاتا ہے۔ بچو تم جھوٹ سے پس بیشک جھوٹ راہنمائی کرتا ہے گناہ کی طرف اور گناہ رہنمائی کرتا ہے گناہ کیطرف اور گناہ راہنمائی کرتا ہے جہنم کی طرف پس ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ اور جھوٹ کی تلاش میں رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹوں میں لکھا جاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم سچ کو اپنائیں کیونکہ مسلمان کا ٹھکانہ جنت ہے نہ کہ جہنم اور اسی طرح نبی مکرمؐ نے ایک نئے مسلمان ہونے والے کو بھی جھوٹ سے بچنے کی تلقین کی تھی۔ تو ہمیں چاہئے کہ ہم زبان کی اچھائیوں کو اپنائیں تا کہ ہم جنت کے وارث بن سکیں۔ اور جھوٹ کو چھوڑ دیں تا کہ معاملہ اس کے برعکس نہ ہو جائے۔ الحفیظ والامان

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ نبی مکرمؐ قبرستان سے گزر رہے تھے جب آپؐ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو ان قبروں والوں کو عذاب ہو رہا تھا ان میں سے ایک وہ آدمی تھا جو چغلی کرتا تھا اور آج کل ہمارے اندر یہ بیماریاں عام پائی جاتی ہیں مثلاً جھوٹ بولنا، چغلی کرنا، گانا گانا، وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زبان کو صحیح استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کی غلطیوں سے ہمیں محفوظ فرمائے، آمین